واعظ الجمعه

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة

لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت

www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: معراج النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرزاق ہنگورو، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۱۱

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

معراج النبی ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! معراجِ مصطفی ﷺ ایک عظیم الشان اور انسانی ذہن کو انتہائی حیران کرنے والا معجزہ، اور سرکارِ ابد قرار ﷺ کے فضائل وکمالات میں سے ایک ہے، اللہ تعالی نے تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے معجزات وکمالاتِ مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی ذاتِ بابرکات میں جمع فرماکر، آپ ﷺ کو تمام مخلوقات میں سب سے ممتاز فرمادیا ہے، فضیلتِ اسراء ومعراج سے اپنے پیارے حبیب نبئ آخر الزمان ﷺ کو وہ خصوصیت وشرَف عطا فرمایا، جو کسی اَور نبی ورسول کو نہیں ملا، اور جہاں اپنے محبوبِ کریم ﷺ کو پہنچایا، کسی اَور کو وہاں تک رَسائی نہیں بخشی، خالقِ کائنات جلّ جلالہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾[1] "پاکی ہے اُسے

(١) پ١٥، الإسراء: ١.

جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ، جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی ہے؛ تاکہ ہم اُسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، یقیناً اللہ تعالی سنتا دیکھتا ہے"۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ مبارکہ میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی جسمانی معراج کا ذکر ہے، جو نبوّت کے گیارہویں سال مطابق ۶۲۱ء میں ستائیس رجب، پیر کی رات کے آخری حصے میں، بیداری کی حالت میں ہوئی"[1]۔

دیدارِ الٰہی اور مُشاہدۂ کائنات

عزیزانِ محترم! مصطفی جانِ رحمت ﷺ رات کے ایک مختصر حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک، اور وہاں سے آسمانوں کی سَیر فرماتے ہوئے سدرۃُ المنتہیٰ سے اوپر، جہاں تک ربِ کائنات نے چاہا تشریف لے گئے، عرش وکرسی، لَوح وقلم، جنّت ودوزخ وغیرہ بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ فرمایا، رب العرش الکریم کے دیدار اور اُس کی بے پناہ نوازشوں، لاتعداد عنایتوں سے سرفراز ہوکر واپس تشریف لائے، ایک مقام پر یوں ارشادِ ربّانی ہے: ﴿وَ النَّجۡمِ اِذَا هَوٰىۙ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ وَ مَا غَوٰى﴾[2] "اُس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم، جب یہ معراج سے اُترے! نہ وہ بہکے نہ بے راہ چلے!"۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں: "﴿وَ النَّجۡمِ﴾ سے مراد حضور ﷺ ہیں، اور ﴿هَوٰى﴾ سے مراد اُن کا معراج سے واپس تشریف لانا ہے"[3]۔

حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امّت ﷺ نے سفرِ معراج میں جب خالقِ کائنات جَلّ جلالہٗ کے قُربِ خاص میں تجلیات واَنوار کا مشاہدہ کیا، اور راز ونیاز کے جو پیغامات انہیں

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" پ۱۵، الاسراء، تحت آیت:۱، ص۴۴۹۔ "مقالاتِ کاظمی" رسالہ "معراج النبی" ۱/۲۲۲، ملخصًا۔
(۲) پ۲۷، النجم: ۱، ۲.
(۳) "تفسير القُرطبي" پ ۲۷، سورة والنجم، تحت الآية: ۱، الجزء ۱۷، صـ۷٤.

عطا ہوئے، وہ مخلوق کی عقل سے بالاتر ہیں، اِس سے متعلق اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝۷ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝۸ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝۹ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى﴾[1] "وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا، پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خُوب اُتر آیا، تواُس جلوے اور اِس حبیبِ کریم میں دو ۲ ہاتھ کا فاصلہ رہا، بلکہ اس سے بھی کم، اب وحی فرمائی اپنے بندۂ خاص پر جو چاہا وحی فرمائی!"۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝۱۷ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾[2] "اس حبیب کریم کی آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حد سے تجاوُز کیا، یقیناً اپنے رب تعالی کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں"۔

سفرِ معراج پر روانگی

سیّدنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے شبِ معراج کا قصہ یُوں بیان فرمایا: «بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيْمِ مُضْطَجِعاً، إِذْ أَتَانِي آتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ، ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ إِيمَاناً، فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ، ثُمَّ أُعِيْدَ ثُمَّ أُوتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا»[3] "میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا، اُس نے یہاں سے یہاں تک میرا سینہ چیرا اور دل نکال لیا، پھر میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا، جو ایمان سے بھرا ہوا تھا، میرا دل دھویا گیا، پھر دل کو ایمان سے بھر دیا گیا، اس کے بعد دل کو اپنی جگہ رکھ دیا گیا، پھر سواری کے لیے میرے پاس ایک سفید جانور لایا

---

(۱) پ۲۷، النجم: ۷-۱۰.

(۲) پ۲۷، النجم: ۱۷، ۱۸.

(۳) "صحيح البخاري" كتاب مناقب الأنصار، باب المعراج، ر: ۳۸۸۷، صـ۶۵۲.

گیا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، مجھے اس پر سوار کیا گیا، اس کے بعد مجھے جبریل آسمان کی طرف لے کر چلے"۔

واقعۂ معراج اور سیّدنا ابو بکر کی تصدیق

عزیزانِ مَن! مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے جب واقعۂ معراج لوگوں میں بیان فرمایا، تو کفّارِ مکّہ نے آپ کا مذاق اُڑایا، اور ابوجہل نے ہر طرف لوگ دَوڑا دیے، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جمع کر کے حضور کو جھٹلانے کی غرض سے واقعۂ معراج مزاحیہ انداز سے سنانے لگا، سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی بلا کر کہا کہ تمہارے رسول فرماتے ہیں، کہ میں راتوں رات مکّہ سے بیت المقدس، اور وہاں سے آسمانوں پر پہنچا، اور تمام آسمانوں کی سیر کر کے واپس آ گیا۔ کیا ان کی اس بات کی بھی آپ تصدیق کرتے ہیں؟ سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تو اس سے بھی زیادہ بعید چیزوں میں ان کی تصدیق کرتا ہوں، اگر انہوں نے ایسا فرمایا ہے تو اس بات کے حق ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں(1)۔

کفّارِ مکّہ کا انکار اور بیت المقدس سے متعلق سوالات

رفیقانِ ملّت اِسلامیہ! جب حضورِ اکرم ﷺ سفرِ معراج سے واپس لَوٹے، تو کفّارِ مکّہ نے اس معجزے کا انکار کیا اور مذاق اڑایا، اور اس واقعہ کو جھوٹ سمجھ کر غلط انداز سے لوگوں میں پھیلانا شروع کر دیا، لوگ اس میں مزید بڑھا چڑھا کر دلائل وبراہین کا مطالبہ کرنے لگے، اللہ تعالی کے سچے اور پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْـمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَه

(١) "التفسيرات الأحمديّة" الإسراء، تحت الآية: ١، صـ٥٠٦، ملخّصاً.

قَطُّ، فَرَفَعَهُ اللهُ لِيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِه»(۱)
"میں حطیمِ کعبہ میں کھڑا تھا کہ قریش مجھ سے واقعۂ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے، انہوں نے بیت المقدس کی کچھ نشانیاں مجھ سے پوچھیں، جن کو میں نے محفوظ نہیں رکھا تھا، اس لیے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالی نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا، کہ میں اسے دیکھتا رہا، وہ مجھ سے جس چیز کا پوچھتے رہے، میں وہ بیان کرتا رہا"۔

برادرانِ اسلام! واقعۂ معراج کی صداقت پر دَورِ صحابہ سے لے کر آج تک تمام اہلِ اسلام کا اتفاق رہا ہے، روایت میں ہے کہ جب حضور ﷺ بلندیوں کو طَے فرما کر ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى﴾(۲) کی منزلِ اعلیٰ پر تشریف فرما ہوئے، تو قُربِ خداوندی میں آداب کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کی: «التحيّاتُ لله والصّلواتُ وَالطَّيِّباتُ» "ہماری قولی، فعلی اور مالی تمام عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں!" خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے تحفۂ سلام قبول فرما کر مہمانِ معراج کا استقبال کرتے ہوئے فرمایا: «السّلامُ عليكَ أَيُّها النَّبيُّ وَرَحمَةُ الله وبركاتُه!» "اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں!" پھر سرکار دو عالم ﷺ نے اِس طرح عرض کی: «السّلامُ علينا وعَلىٰ عِبادِ الله الصَّالحين!» "ہم پر بھی سلام ہو اور تیرے نیک بندوں پر بھی!" پھر عالَمِ بالا کے فرشتوں نے یہ صدا بلند کی: «أَشهَدُ أَن لَّا إِلٰه إِلَّا الله وَأَشهدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبدُه وَرَسُولُه» پھر سلام وجواب کے بعد اللہ تبارک تعالی نے اپنے حبیب ﷺ سے بہت سی گفتگو فرمائی،

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، باب ذكر المسيح ...إلخ، ر: ٤٣٠، صـ٨٩.
(۲) پ۲۷، النجم: ۹.

جن میں سے کچھ راز تھے، کچھ خبریں تھیں اور کچھ اَحکام[1]۔

شبِ معراج سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ سے ملاقات

جانِ برادر! شبِ معراج سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات کے وقت جو مُعاملہ ہوا، اُسے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا: «لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلامَ وَأَخْبِرْهُمْ: أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ للهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ»[2] "شبِ معراج میں نے حضرت ابراہیم سے ملَاقات کی، انہوں نے فرمایا کہ اپنی اُمّت کو میرا سلام کہیے، اور انہیں بتائیے کہ جنّت کی مٹّی پاکیزہ، اُس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار زمین ہے، اُس کی کاشت سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ للهِ، وَلَا إِلٰه إِلَّا الله، وَاللهُ أَكْبَر کہنا ہے"۔

مشرق ومغرب کے علوم پر آگاہی

معراج کی رات اس قُربِ خاص میں بِلاواسطہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے وہ خاص باتیں کیں، جو کسی کے وَہم وگمان میں بھی نہیں آسکتیں۔ محدّثینِ کرام فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالی نے اس قُربِ خاص میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر ایسا کرم فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خود فرماتے ہیں: «فَوَضَعَ يَدَه بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ»[3] "اللہ تعالی نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، تو میں

---

(١) "التفسيرات الأحمديّة" الإسراء، تحت الآية: ١، صـ٥٠٦. "روح البيان" پ ١٥، تفسير سورة الإسراء، تحت الآيات: ١-٧، ٥/ ١٢١.

(٢) "سنن الترمذي" كتاب الدعوات، ر: ٣٤٦٢، صـ٧٩١.

(٣) المرجع نفسه، أبواب تفسير القرآن [باب ومن] سورة ص، ر: ٣٢٣٤، صـ٧٣٥.

نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی کے درمیان محسوس کی، اور اس کی برکت سے میں نے مشرق ومغرب کے علوم جان لیے"۔

پچاس نمازیں اور سیّدنا موسی کا تخفیف پر اِصرار

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَتَيْتُ -وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ: مَرَرْتُ- عَلَى مُوسى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ، وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي فِيْ قَبرِه»[1] "جب میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کے پاس سے گزرا، تو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں"۔ اور یہی حضرت موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کی برکت سے اُمّتِ محمدیّہ کو یہ عظیم فائدہ ہوا، کہ پچاس کی جگہ صرف پانچ نمازیں ہو گئیں، اور ثواب وہی پچاس نمازوں کا عطا کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حضور نبیٔ رحمت ﷺ نے سفرِ معراج سے واپسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: «فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى ﷺ، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُم» "حضرت موسی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی نے آپ کو کیا حکم دیا ہے؟ میں نے کہا: روزانہ پچاس نمازوں کا تحفہ دیا ہے، فرمایا: میں بنی اِسرائیل کو آزما چُکا ہوں، آپ کی اُمّت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، آپ واپس جائیے اور اللہ تعالی سے تخفیف ورعایت طلب کیجیے" سرکارِ دو عالم ﷺ بار بار رب تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تخفیف کرواتے رہے، یہاں تک کہ پچاس میں سے پانچ نمازیں باقی رہ گئیں[2]۔

---

(١) "صحيح مسلم" أبواب الفضائل، باب من فضائل موسى، ر: ٦١٥٧، صـ١٠٤٤.

(٢) المرجع نفسه، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله ...إلخ، ر: ٤١١، صـ٨٣.

واقعۂ معراج میں نفل نماز کی فضیلت کا سبق

عزیزانِ محترم! واقعۂ معراج سے نفل نماز کی فضیلت کا سبق بھی حاصل ہوتا ہے، سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کہا کہ اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جس رات معراج کرائی گئی، آپ جنّت میں داخل ہوئے، آپ نے اُس کی ایک جانب سے ایک دھیمی سی آواز سنی، فرمایا: «يَا جِبْرِيلُ! مَا هٰذَا؟» "اے جبریل! یہ آواز کیا ہے؟ عرض کی: یہ آپ کے مؤذِّن بِلال ہیں"[1] اور جب اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: «يَا بِلاَلُ حَدِّثْنِيْ بِأَرْجى عَمَلٍ عَمِلْتَه عِنْدَكَ فِي الْإِسْلاَمِ مَنْفَعَةً؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ» "اے بلال! مجھے وہ عمل بتلاؤ جس سے تمہیں مسلمان ہونے کے بعد سب سے زیادہ نفع کی اُمید ہو!؛ کیونکہ میں نے آج رات جنّت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سُنی ہے" حضرت بلال نے عرض کی: میں نے مسلمان ہونے کے بعد کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کی منفعت کی مجھے زیادہ اُمید ہو، البتہ رات ہو یا دن، جب میں مکمل وضو کرتا ہوں تو اُس وضو کے ساتھ اتنی رکعات نماز پڑھ لیتا ہوں، جتنی اللہ تعالی نے میری قسمت میں لکھ دی ہے[2]۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے جنّت میں جانا، ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے ہٹو بچو کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے بلال! تم نے ایسا کونسا کام کیا ہے جس سے تم کو میری یہ خدمت میسّر آئی؟ خیال رہے کہ معراج

---

(۱) "مُسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن العباس ...إلخ، ر: ۲۳۲٤، ۱/ ۵۵۳.

(۲) "صحيح مسلم" باب من فضائل بلال، ر: ٦٣٢٤، صـ۱۰۸۱.

کی رات نہ تو سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ جنّت میں گئے، نہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معراج ہوئی، بلکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ ملاحظہ فرمایا جو قیامت کے بعد ہوگا، کہ تمام خَلق سے پہلے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم جنّت میں داخل ہوں گے، اس طرح کہ سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خادمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے"[1]۔

فرض نماز کی ادائیگی میں سُستی کی سزا

حضراتِ گرامی قدر! شبِ معراج شہنشاہِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جن کے سَروں کو کُچلا جا رہا تھا، پھر وہ سَر فوراً پہلے کی طرح صحیح سالم ہو جاتے، یہ سلسلہ اُن کے ساتھ لگاتار جاری تھا، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا: «مَنْ هؤُلَاءِ؟» "یہ کون لوگ ہیں؟" عرض کی گئی: یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نماز کی ادائیگی میں سُستی کرتے ہیں"[2]۔

امانت میں خِیانت کا انجام

میرے محترم بھائیو! ہمارے آقا نے اس سفرِ مبارک میں ایک منظر یہ بھی دیکھا، کہ ایک شخص جس نے بڑی بھاری گٹھڑی باندھی ہوئی ہے، وہ اُسے اُٹھا نہیں پاتا، مگر اس گٹھڑی میں مزید اِضافہ چاہتا ہے، حضورِ اکرم نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بتایا گیا: «هذا الرّجلُ مِن أمّتك، عليه أمانةُ النّاسِ لا يستطيعُ أداءَها، وهو يزيدُ عليها»[3] "یہ آپ کا وہ اُمتی ہے، جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوں گی، وہ انہیں ادا نہیں کر پائے گا، اور مزید امانتیں لینے کا خواہشمند ہوگا"۔

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" نماز کا بیان، نوافل کا باب، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۱۳۲۲، ۲/ ۲۹۰۔

(۲) "مُسند البزّار" مسند أبي حمزة أنس بن مالك ...إلخ، ر: ۹۵۱۸، ۱۷/ ۵.

(۳) المرجع نفسه، ۱۷/ ٦.

کسی مسلمان کی غیبت کی سزا

مسلمان کی بے عزّتی اور اس کی غیبت کرنا بہت سخت گناہ ہے، اور اس کا عذاب سخت ہے، ہمارے پیارے آقا، جنابِ محمد مصطفی ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُّحَاسٍ، يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِم»[1] "جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا، جن کے ناخن تانبے کے تھے، اور وہ اُن سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے ہیں) اُن کی عزّت خراب کرتے ہیں"۔

لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ بدگمانی، دوسروں کی عَیب جُوئی، غیبت اور چغلخوری سے بچتا رہے۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! واقعہ معراج اور سرکارِ دوجہاں ﷺ کے طفیل ہمیں نمازوں کا تحفہ وُصول ہوا، لہذا ہمیں چاہیے کہ نمازوں کی پابندی کریں، دیگر فرائض وواجبات اور اَحکامِ شریعت پر عمل کریں، بے حیائی اور بدکاری سے کوسوں دُور بھاگیں، اور گناہوں سے اجتناب کریں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں نمازوں میں سستی کرنے، جھوٹ بولنے، غیبت کرنے جیسے تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما، یہود وہنود، اور تمام دشمنانِ اسلام کی بیہودہ

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في الغِيبة، ر: ٤٨٧٨، صـ٦٨٨.

رُسوم سے بچا، ہمیں پنجوقتہ نماز کا پابند بنا، اور شبِ معراج کے فُیُوض وبرکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.